عبداللہ عبداللہ

مجھ سے تو اکثر کتابیں بولتی ہیں!

کون کہتا ہے، کتابیں
صرف کاغذ پر سیاہی کے نشاں ہیں؟
آڑے ترچھے
الٹے سیدھے
جن کو قاری صرف اپنی آنکھ سے ہی دیکھ کر
پہچانتا ہے
میں تو اتنا جانتا ہوں
یہ کتابیں
بے زباں لفظوں کو
ننھے، بھولے بچوں کو گودی میں لے کر
ماؤں سی بیٹھی ہوئی ہیں

جب بھی کوئی
علم کا طالب بہت دھیرے سے ان کو
سوچ کی انگلی سے چھوکر
گدگداتا ہے، تو ماں کی گود میں خوابیدہ بچے
جاگ اٹھتے ہیں، مچل کر کھلکھلاتے
کھیلتے، ہنستے ہیں خوش بودار پھولوں کی طرح سے
خوش بوؤں سے بھیگ جاتا ہے کسی بھی

علم کے طالب کا دامن
اور مہک اٹھتا ہے اس کے ذہن کا ہر ایک گوشہ!

جو محقق ننھے بچوں کی طرح سہمے ہوئے لفظوں کو
ایک جراح کی مانند اٹھا کر
چیرتے یا پھاڑتے ہیں
وہ کہاں یہ جانتے ہیں
نوکِ نشتر سے کوئی تخلیق کب ممکن ہوئی
یہ کتابیں، مہرباں، فیاض، گہرے دوستوں سی
اپنی خاموشی میں بھی جو خوش بیاں ہیں
ہم کلامی میں کسی بھی دوست سے کم تر نہیں ہیں

کون کہتا ہے کتابیں صرف کاغذ پر سیاہی کے نشاں ہیں؟
مجھ سے تو اکثر کتابیں بولتی ہیں!